مقروض کو قرض معاف کرنے سے زکوۃ ادا ہو جائے گی؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: JTL-0907   تاریخ: 05-04-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے عَمرو کو بطورِ قرض 2 لاکھ دیئے ہوئے ہیں، لیکن وہ اسے ادا کرنے سے قاصر ہے، اور عَمرو شرعی فقیر بھی ہے، سید یا ہاشمی بھی نہیں تو زید اگر اسے اپنا قرض معاف کر دے تو زید کی زکوۃ ادا ہو جائے گی یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

زید نے عمرو کو اپنا قرض معاف کر دیا، تو قرض کی معافی تو درست ہو جائے گی، مگر اس سے زید کے دیگر اموال کی زکوۃ ادا نہیں ہو گی۔ کیونکہ دَین کی معافی ایک اعتبار سے اسقاط (اپنا حق ساقط کرنا) ہے اور ایک اعتبار سے تملیک ہے۔ جبکہ زکوۃ کی ادائیگی میں کامل و مطلق طور پر تملیک فقیر (یعنی فقیر کو مالک بنانا) شرط ہے۔

البتہ زید اگر چاہتا ہے کہ زکوۃ بھی ادا ہو جائے اور عمرو کا قرض بھی معاف ہو جائے اور وہ مستحقِ زکوۃ بھی ہے، تو درست طریقہ یہ ہے کہ اپنے پاس سے زکوۃ ادا کرنے کی نیت سے اسے رقم دے دے، پھر اپنے قرض میں اس سے واپس لے لے۔

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”رجل له على فقير مال واراد ان يتصدق بماله على غريمه

ویحتسب به عن زکاة ماله فقد عرف من اصل اصحابنا رحمهم اللہ تعالی انه لا یتادی بالدین زکاة العین" ترجمہ: کسی شخص کا مال فقیر کے ذمہ ہے اور وہ شخص اپنا مال اس قرض دار فقیر پر صدقہ کرنا چاہتا ہے اور اسے اپنے مال کی زکوۃ کے طور پر شمار کرنا چاہتا ہے، ہمارے اصحاب رحمھم اللہ تعالی کے اصول سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ وہ عین کی زکاۃ دین کے ساتھ ادا نہیں کر سکتا۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الحیل، الفصل الثالث، ج6، ص391، مطبوعہ کوئٹہ)

بدائع الصنائع میں ہے:" أمر اللہ تعالی الملاک بإیتاء الزکاة لقوله عزو جل: ﴿ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ﴾ والإیتاء هو التملیک ولذا سمی اللہ تعالی الزکاة صدقة بقوله عزوجل: ﴿ اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ ﴾ والتصدق تملیک" ترجمہ: اللہ عزوجل نے مال والوں کو "ایتاء زکوۃ" (یعنی زکوۃ دینے) کا حکم دیا ہے، چنانچہ ارشاد فرماتا ہے: "اور زکوۃ دو۔" اور ایتاء یعنی دینے کا مطلب تملیک اور مالک کر دینا ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ عزوجل نے زکوۃ کو صدقہ کہا ہے، چنانچہ فرماتا ہے: "صدقات فقراء کے لیے ہیں۔" اور تصدق (صدقہ کرنا) تملیک کو کہتے ہیں۔

(بدائع، کتاب الزکوۃ، فصل رکن الزکوۃ، جلد2، صفحہ39، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

فقہاء فرماتے ہیں کہ زکوۃ نام ہی کسی غیر ہاشمی مسلمان فقیر کو مال کا مالک بنا دینے کا ہے۔

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے:"أما تفسیرها فهی تملیک المال من فقیر مسلم غیر هاشمی" ترجمہ: زکوۃ کا معنی یہ ہے کہ مسلمان غیر ہاشمی فقیر کو مال کا مالک بنا دیا جائے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الزکوۃ، الباب الاول، جلد1، صفحہ170، دار الفکر، بیروت)

مذکورہ مسئلے کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ برہان الدین محمود بن احمد البخاری الحنفی "المحیط البرہانی" میں فرماتے ہیں:"لأن النصاب إذا کان عینًا، فالواجب تملیك جزء منه من کل وجه، وهبة الدین لمن علیه تملیك من وجه، إسقاط من وجه، ولهذا یصح من غیر قبول وإنما یصح من حیث أنه إسقاط، والتملیك من وجه دون التملیك من کل وجه، والشيء لا یتأدی بما

دونہ"ترجمہ: کیونکہ نصاب جب عین ہو تو زکوۃ کی ادائیگی کے لیے اس کے جز کی ہر اعتبار سے تملیک واجب ہے۔ جبکہ قرض معاف کرنا ایک اعتبار سے اسقاط اور ایک اعتبار سے تملیک ہے، اسی وجہ سے قبول کیے بغیر بھی درست ہو جاتا ہے۔ اور تملیک من وجہ (ایک اعتبار سے تملیک) کا درجہ تملیک من کل وجہ (ہر اعتبار سے تملیک) کے درجے سے کم ہے۔ اور شے اپنے سے کم درجہ سے ادا نہیں ہوتی۔ **(المحیط البرھانی، جلد2، صفحہ278، دار الکتب العلمیہ، بیروت)**

علامہ علاؤالدین حصکفی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:"وحیلۃ الجواز ان یعطی مدیونہ الفقیر زکاتہ ثم یاخذھا عن دینہ "ترجمہ: اس کے جواز کا حیلہ یہ ہے کہ وہ اس قرض دار فقیر کو اپنی زکوۃ کی رقم دے، پھر اسی رقم کو اپنے قرض کے طور پر واپس لے لے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الزکاۃ، ج3، ص226، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں:"فقیر پر قرض ہے، اس قرض کو اپنے مال کی زکاۃ میں دینا چاہتا ہے یعنی یہ چاہتا ہے کہ معاف کر دے اور وہ میرے مال کی زکاۃ ہو جائے، یہ نہیں ہو سکتا، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اُسے زکاۃ کا مال دے اور اپنے آتے ہوئے میں لے لے، اگر وہ دینے سے انکار کرے، تو ہاتھ پکڑ کر چھین سکتا ہے۔"

(بہار شریعت، ج1، ص890، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

14رمضان المبارک1444ھ/05اپریل2023ء

المفتی دارالافتاء اھلسنت darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے